بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

پرانی نسل اور آج کل کی نئی نسل میں وضع داری ۔ مروت ۔ شرم و حیا ۔ اپنی قومی اور ملی روایات کا پاس و احترام ان چیزوں کے اعتبار سے جو ایک نمایاں فرق ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پرانی نسل کے لوگوں نے خواہ انگریزی اور علوم و فنونِ جدیدہ کے وہ کتنے ہی ماہر اور تہذیب و تمدنِ مغرب کے کتنے ہی فیض یافتہ ہوں ۔ اپنی ابتدائی تعلیم مکتبوں میں حاصل کی ہے جہاں انھوں نے مذہب اور اخلاق کا درس لیا ہے ۔ اپنے بزرگوں کے اخلاقی کارناموں اور ان کے سوانح حیات کو پڑھا یا سنا ہے اور ان سب نے مل جل کر ان کے دماغ میں بلند اخلاقی زندگی کی عظمت و بزرگی کا ایسا گہرا نقش پیدا کر دیا ہے کہ یورپ اور امریکہ وغیرہ کی اعلیٰ تعلیم اور وہاں کا ماحول بھی اس نقش کو مٹا نہیں سکا ہے ۔ اس بناء پر یہ مکتبی تعلیم کہنے کو پرائمری تعلیم تھی لیکن اس کے خاص نظام اور ماحول کے اثرات عمر بھر رہتے تھے اور اُن کو کیرکٹر ۔ اور کردار کی تعمیر میں بڑا دخل تھا ۔ ان مکاتب کے نظام میں جوں جوں اختلال و زوال آتا رہا ہماری جدید نسلوں کے طور طریق اور اُن کی فکر و نظر کے سانچے بھی بدلتے رہے اور چند برسوں میں ہی حالات کچھ سے کچھ ہو گئے ۔

اس بناء پر تعمیر و تشکیلِ جدید کے اس مرحلہ پر ضرورت تھی کہ ان مکاتب کی از سرِ نو تنظیم کی جاتی ۔ اُن کو ترقی دی جاتی ۔ اور ان کے اثرات کو اور زیادہ وسیع اور ہمہ گیر بنانے کی کوشش کی جاتی ۔ لیکن حکومت کے سیکلر ہوتے اور جبری تعلیم کی اسکیم کے نفاذ کے باعث ان مکاتب کا وجود ہی سرے سے خطرہ میں پڑ گیا ہے اور ان کا قائم رہنا ہی مشکل ہو گیا ہے ۔ انگریزوں کے زمانہ میں جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے شکایت یہ تھی کہ ان کا نظامِ تعلیم ہماری قومی ضرورتوں کی